



# ضابطہ اخلاق و پالیسی

برائے رکنیت سازی و انتخابات

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

سال ۱۴۳۵ھ بمطابق 2013/14ء

شعبہ نشر و اشاعت

مرکزی نظم انتخابات

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان



نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ آمَا بَعْدُ  
 فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سفینہ جمعیت کے ناخدا تو جمعیت کے ابتدائی ضلعی، صوبائی اور مرکزی امراء اور ان کے مجالس ہائے عاملہ ہیں۔ جو اپنے اختیاراتی حدود کے اندر جہد مسلسل سے سفینہ کو منزل تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ہر سطح کی مجلس عمومی کے اراکین اس ذمہ داری میں اُس سطح کی عاملہ سے بھی زیادہ اللہ اور جماعت کے سامنے جوابدہ ہیں۔ چونکہ جمعیت کا نصب العین اللہ کے دین کا نفاذ اور شعائر اسلام کا تحفظ ہے علماء کرام کی قیادت و سرپرستی میں جمعیت اپنے نصب العین کے حصول کیلئے کوشاں ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور خلفائے راشدین کی وراثت کے دعویدار ہیں اس لئے کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ کسی بھی سطح کے ذمہ داران غفلت، لاپرواہی یا ذاتی خواہش و پسند کے مرتکب ہونے پر عند اللہ ماخوذ نہ ہوں۔

۲۔ انبیاء علیہم السلام کی وراثت، دولت سونایا جائیداد تو نہیں ہے ان کی تمام زندگی اللہ کے دین کیلئے وقف تھی۔ اللہ کا دین ہی ان کی جائیداد مال و متاع تھی جو ان کے ورثاء علماء کرام کی ملی ہے۔

۳۔ یہ بھی یاد رہے کہ جو صلحا اور دین دار مسلمان علماء کرام کی سرپرستی میں انبیاء علیہم السلام کے اس میراث کے تحفظ کا عہدہ کرتے ہیں اور رکنیت فارم پر درج

نصب العین کے تمام شرائط قبول کرنے کا اقرار کرتے ہیں اُن پر بھی وہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو علماء کرام پر بحیثیت ورثاء دین عائد ہوتی ہے۔

۲۰ کوئی بھی ذی شعور شخص اپنے عالیشان گھر کو حتی الوسع مزید خوبصورت اور بے مثال بنانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اتنا خوبصورت و دلکش اور جاذب نظر ہو جائے کہ ہر سوار کا چرچا رہے اور اُسے دیکھنے کیلئے لوگ بڑی مسافتیں طے کر کے آئیں۔ اگر کوئی شخص یا اشخاص اپنے مشترکہ خوبصورت گھر سے اینٹیں نکالے، دروازے توڑے کھڑکیاں برباد کرے تو معاشرے کے تمام لوگ ایسے شخص یا اشخاص کو پاگل سمجھیں گے یا یہ یقین کریں گے کہ یہ اللہ کی ناراضی کے مرتکب ہوئے ہیں اور عذاب کے طور پر اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار رہے ہیں۔

۵ اس لئے اس میراث کی حفاظت اور اللہ کے دین کو معاشرے میں پھیلانا وارث کا بنیادی فرض ہے۔ اور کامیابی کا راز وحدت اخوت اور اس رسی کو مضبوطی سے پکڑنا ہے یہ عالمی اصول ہے کہ وارث اپنی میراث کی حفاظت کیلئے جان و مال کی قربانی دینے سے کبھی ہچکچاتا نہیں اور تمام وسائل استعمال کرتا ہے۔

۶ ہمیں تنہائی میں رب ذوالجلال کے سامنے اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے دعوے اور عمل کا موازنہ کرنا ضروری ہے۔ جب ہم بغور اپنا جائزہ لیں گے تو یقیناً ہمیں اپنے کئے کا ایک بھیانک نتیجہ نظر آئے گا اور تمام کوتاہیاں ہمارے سامنے ہوں گی۔

۷- اگر ہم اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں اور اللہ کے دین کی چھتری تلے اپنے مناصب و مفادات ڈھونڈ رہے ہیں اور جمعیۃ کو بنانے کی بجائے اپنے آپکو بنانے کے گناہ کا مرتکب ہو رہے ہیں تو خدا را ہم اپنے کئے پر شدید ندامت کا اظہار کر کے خالق کے سامنے سر بسجود ہو جائیں اور اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگیں۔ جو لمحات زندگی باقی ہیں وہ اللہ کے دین کیلئے اللہ سے کئے گئے وعدے کے مطابق انتہائی جوش و جذبے کے ساتھ مصرف میں لائیں ہم کو آج اللہ رب العزت نے جوش و جذبے کے ساتھ کام کرنے کا سنہرا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ یکم محرم الحرام سال ۱۴۳۵ھ سے جمعیۃ علماء اسلام کی نئی رکنیت سازی شروع ہو رہی ہے۔ رکنیت سازی کی تکمیل کے بعد جماعت کی نئی تنظیم سازی ہوگی۔ اس پورے عمل میں جمعیۃ کا دامن پکڑ کر دعوت چلائیں اور جمعیۃ کے پیغام کو گھر گھر پہنچائیں عوام کو اس عظیم کاروان کا ہم سفر بنانے اور اس کے ساتھ جوڑنے میں اپنی صلاحیتیں صرف کریں۔

۸- اگر ہم اپنے آپکو دین کی خدمت کیلئے فنا کریں تصنع جاہ و انا و منصب کو لات ماریں تو ہم اس قابل ہوں گے کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے نقش سیاست کو اپنا سکیں پھر جب ہم اپنے خالق کے سامنے گریہ و زاری کر کے اپنی کامیابی مانگیں گے تو انشاء اللہ ہماری دُعا ضرور قبول ہوگی۔

۹- اسلام کا شعبہ درس و تدریس اور حصہ عبادات میں تو علماء کرام اور اہل دین نے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ قرآن و سنت کے ساتھ محنت کی ایسی مثالیں قائم

ہیں جن پر مسلمانوں کی آنے والی تسلیس بھی نازاں ہیں۔ قرآن و سنت کو انکی اصل شکل میں زیرِ وزبر و پیش کی بھی تبدیلی کے بغیر پندرہ سو سال تک محفوظ کر کے من و عن ہم تک پہنچایا ہے۔ آج تو قرآن نے دُنیا بھر میں تمام ادیان کے پیروکاروں کے سامنے اپنے حقانیت منوانا شروع کیا ہے۔ اور اسکی صداقت نے غیر مسلموں کے دلوں پر ایسے نقوش چھوڑے ہیں جو اسے سچی کتاب ماننے پر تیار ہیں۔ البتہ اسلام کے حصہ معاملات میں دینی جماعتیں معاشرے کی مجموعی قیادت کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکی ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اس انتہائی اہم موضوع کو زیرِ غور لایا جائے اور وجوہ ناکامی تلاش کیئے جائیں۔

۱۰۔ ہمارے سامنے پیغمبر ﷺ کی حیات طیبہ موجود ہے اور ہم بڑے فخر سے ان کی پیروی کے دعویدار ہیں اور اُن کی حیات طیبہ کو مشعلِ راہ سمجھتے ہیں آقائے نامدار نے مجموعی معاشرے کی قیادت کردار سے کی ہے۔ اس لئے ہمیں اس تلخ حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ جب تک ہم سیاسی دُنیا میں اور اسلام کے معاملات کے حصہ میں کردار سنوارنے کو اولیت نہیں دیں گے تو مجموعی معاشرے کی قیادت کبھی نہیں کر سکتے کیونکہ سیاسی دنیا میں معاملات کے شعبے میں معاشرے سے ہمارا براہ راست تعلق ہے اور اس تعلق کو مضبوط بنانا ضروری ہے معاشرے کے افراد اپنے مفادات کے محافظ کی تلاش میں رہتے ہیں جس میں اُن کی معیشت، امن، تحفظ جان و مال، کاروبار، ناپ تول، تعلیم اور صحت وغیرہ تمام شامل ہے یہ باور معاشرے کو کرانا

ضروری ہے کہ اُن کے تمام حقوق کی حفاظت کی جاسکتی ہے ایسی صورت میں وہ بات ماننے اور قیادت کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اعلان نبوت سے قبل پیغمبر ﷺ کے صادق و امین ہونے کا بدخواہوں کی طرف سے بھی گواہی دینا اعلیٰ کردار کی مثال ہے اور یہی اعلیٰ کردار اُن کے معاشرے پر حکمرانی کا پہلا قدم تھا یہی کردار خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنایا اور اسلام کو ہر سو پذیرائی حاصل ہوئی اور دین اسلام کی حکمرانی دُنیا پر غالب ہوئی۔ لہذا وارثین کو بھی اعلیٰ معیار کا کردار اپنانا ہوگا محض زبانی دعویٰ کامیابی کا سبب نہیں بن سکتا۔

۱۱۔ اچھائیوں کی طرف بلانا اور برائیوں سے روکنا اسلامی معاشرے کے قیام کی بنیادی کڑی ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کے لئے اعلیٰ کردار بہت اہم ہے حضرت حدیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نیک لوگوں کے اعمال کے سردار ہیں ان دونوں کو کب چھوڑ دیا جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں وہ خرابیاں پیدا ہو جائیں گی جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی تھیں میں نے پوچھایا رسول اللہ ﷺ بنی اسرائیل میں کیا خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے نیک لوگ دنیا کی وجہ سے فاجر لوگوں کے سامنے معاملات میں نرمی برتنے لگیں گے اور دینی علم بدترین لوگوں میں آجائے اور بادشاہت چھوٹوں کے ہاتھ لگ جائے تو پھر اس وقت تم زبردست فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے تم فتنوں کی طرف جاؤ گے

اور فتنے بار بار تمہاری طرف آئیں گے۔ حُب جاہ و انا کی قربانی ضروری ہے جو پیٹ پر پتھر باندھیں گے وہی معاشرے کی قیادت کر سکیں گے یہی آقائے نامدار کی سنت ہے۔ اس لئے اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کے داعیانِ دل و دماغ سے اس حقیقت کو تسلیم کریں کہ دو کشتیوں کے سوار کبھی منزل تک نہیں پہنچ سکتے یا وہ دُنیاوی مفادات تلاش کریں یا پھر اللہ دین کا ایسا داعی بنے جو پیغمبر ﷺ نے بتایا ہوا ہے۔ رغبتِ دُنیا کولات ماریں وہ خدا جو رازق اور معز ہے اس وقت دُعا مانگنے والے کیلئے کفیل ہوگا جب مانگنے والا صدقِ دل سے دُعا مانگے۔ گزر گزرا کر دُعا مانگنے میں قوت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب مانگنے والے کے حساب میں گڑ بڑ کم ہو۔

۱۲۔ جس طرح ہم سب جانتے ہیں کہ اس پوری دنیا میں ہر شخص خواہ اس کا دین و دھرم کچھ ہو، خواہ غریب ہو یا امیر، اپنے دل میں تین چیزوں کے تمنا رکھتا ہے (۱) یہ کہ وہ بڑا سردار ہو اور لوگ اسکی تعظیم میں جھکتے رہیں۔ (۲) وہ بہت مال دار ہو اور لوگ اُس کے محتاج ہوں۔ (۳) اس کی شادی ایسی جگہ ہو جہاں نسلی افتخار کے ساتھ اُسکی بیوی خوبصورت بھی ہو۔ انہی خواہشات کے لئے انسان ہر وقت سوچتا ہے، زندگی بھر تگ و دو کرتا ہے، اور اس کے حصول کے لئے خون پسینہ ایک کرتا ہے لیکن سوچنے اور انتہائی غور و فکر کی بات ہے کہ جب کفار مکہ نے رسول اکرم ﷺ کو اسلام کی دعوت سے روکنے کے تمام حربے استعمال کئے اور ناکامی کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا اور کہلوا یا کہ ہم آپ



کو سرداری دیں گے۔ جتنی دولت چاہو، ہم دیں گے اور جس قبیلے میں جس لڑکی کی طرف اشارہ کریں گے وہاں آپ کی شادی کرائیں گے آپ ﷺ اسلام کی دعوت سے دست کش ہو جائیں لیکن سرور کائنات کا جواب تھا کہ میں ان مفادات و مراعات کو ٹھکراتا ہوں یا تو میں اللہ کے دین کے لئے جان دوں گا یا اس کو نافذ کروں گا، ایسا عزم مصمم چاہیے جس پر مسلمان رہتی دنیا تک نازاں ہیں اور اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی نہیں ملتی۔

۱۳۔ ہماری تاریخ میں وحدت و اخوة کی مثال ایسی بھی ہے جس کے لئے آج بھی دنیا کے تمام ادیان کے پیروکار انگشت بدندان ہیں، جب پیغمبر ﷺ نے دین کی خاطر ہجرت فرمائی تو مکہ سے اصحابؓ نے بھی ہجرت کی اور مدینہ پہنچ گئے، مہاجرین مکہ سے بے سرو سامان آئے تھے ان میں دولت مند اور خوشحال بھی تھے لیکن کافروں سے چونکہ چھپ کر نکلے تھے اس لئے کچھ ساتھ نہ لاسکے، مہاجرین خود دار تھے، نذر و خیرات پر بسر کرنا پسند نہیں کرتے تھے، حضور اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان رشتہ اخوت قائم کیا، ابتداء میں مہاجرین کی تعداد 45 تھی، جب انصار و مہاجرین حضرت انس بن مالکؓ کے گھر جمع ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے انصار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا، یہ تمہارے بھائی ہیں، پھر اللہ کے اس دین کی خاطر جس کے نفاذ کے ہم بھی داعی ہیں، ایک انصار اور ایک مہاجر کے درمیان رشتہ اخوت قائم ہوا، اور انصار بھائی مہاجرین

کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک ایک چیز کا جائزہ دے دیا کہ آدھا آپ کا اور آدھا ہمارا ہے، سعد بن ربیعؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے بھائی قرار پائے، ان کی دو بیویاں تھیں، عبدالرحمن بن عوفؓ سے کہا کہ ایک کو میں طلاق دیتا ہوں، آپ اس سے نکاح کر لیجئے لیکن انہوں نے احسان کے ساتھ انکار کر لیا۔ اتنا ایثار، محبت اور خلوص جس کا دنیا والے سوچ بھی نہیں سکتے۔

چند مہاجرین جن کا رشتہ اخوت انصار کے ساتھ ہوا، پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے مواخاۃ کا رشتہ      حضرت خارجہ بن زید انصاری

حضرت عمرؓ کے مواخاۃ کا رشتہ      حضرت عتبان بن مالک انصاری

حضرت عثمانؓ کے      حضرت اوسؓ بن ثابت انصاری

حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کے      حضرت سعد بن معاذؓ انصاری

حضرت زبیر بن عوام کے      حضرت سلامہؓ بن قش انصاری

حضرت مصعبؓ بن عمیر کے      حضرت ابویوبؓ انصادی

حضرت عمارؓ بن یاسر کے      حضرت حذیفہؓ بن یمان

حضرت ابوذر غفاریؓ کے      حضرت منذرؓ بن عمرو

اور حضرت سلیمان فارسیؓ کے      حضرت ابودرداءؓ

یہ ہے وہ جوش و جذبہ، خلوص، محبت و اخوة جو صرف اور صرف اللہ کے دین کے لئے ہے۔ جمعیۃ کے ساتھیوں کے لمحہ سوچ و فکر ہے۔ کیا ہم اس دور میں کسی بھی قسم کے

اختلافات کے متحمل ہو سکتے ہیں؟ اور کیا اختلافات و بد اعتمادی ہمارے نصب العین کی طرف پیش قدمی کی بجائے مقصد سے دوری نہ ہوگی؟

۱۴۔ اس لئے رکنیت سازی و جماعت سازی کے اس موقع پر اللہ کے دین کی خاطر یہ عہد کریں کہ اخوة و محبت کا رشتہ قائم کرنے میں تمام صلاحیتیں صرف کریں گے اور کسی بھی منصب و عہدہ کا طلب لئے پھرنے کی بجائے دین کی خدمت کے لئے اپنے ساتھیوں سے ہر قسم کے اختلافات بھلا کر عظیم نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے پرچم نبوی تلے شب و روز محنت کریں گے۔

۱۵۔ ایک اور انتہائی اہم موضوع آپ کے ساتھ شریک کروں گا کہ کیا کبھی ہم نے سوچا ہے کہ اللہ پاک نے مسلمانوں کو زمین کا حکمران بنانے کا وعدہ کیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ عبادات میں اللہ کے احکامات کی اطاعت کریں اور معاملات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کریں۔ اس لئے جمعیت کے ہر کارکن کو اپنا نسبت جمعیت کے ساتھ جوڑنے کے لئے مذکورہ بالا حقائق کو مد نظر رکھ کر دنیا میں عزت اور آخرت میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۶۔ اس وقت دنیا کی مجموعی صورتحال کا تجزیہ کیا جائے تو یوں لگتا ہے کہ چوتھی عالمی جنگ چھڑ چکی ہے اور یہ اسلام اور کفر کے مابین ہے۔ مسلمانوں کو ہر جگہ ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور دہشت گردی کے عنوان کے تحت ساری دنیا میں بدنام و تنہا کیا جا رہا ہے، قرآنی تعلیم نے ”انما المومنون اخوة“ کا اعلان کر کے حبشہ

کے کالے، ترکی کے سرخ اور رومی کو عرب کے قریشی اور ہاشمی کا بھائی بنا دیا، قومیت اور برابری اس بنیاد پر بن گئی کہ اللہ اور اس کے رسول کو ماننے والے ایک قوم اور نہ ماننے والے دوسری قوم ہے۔ پیغمبر ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اعلان کر دیا کہ کسی عربی کو عجمی پر یا گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، فضیلت کا مدار صرف تقویٰ اور اطاعت خدائے تعالیٰ پر ہے، یہی وہ بنیاد تھی جس نے ابو جہل اور ابولہب کے خاندانی رشتوں کو رسول کریم ﷺ سے توڑ دیا اور بلال حبشی اور صہیب رومی کا رشتہ جوڑ دیا۔ جمعیت علماء اسلام نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی دنیا میں بھی موثر دینی، سیاسی قوت ہے اس لئے ساتھیوں کو ڈیڑھ اناج میں محصور ہو کر صلاحیتیں ضائع کرنے کی بجائے عالمی شاہین بکر دنیا پر نظر رکھتے ہوئے ہر معاملے میں اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کو اولین فوقیت دیں تاکہ دین اسلام کو پھیلایا جائے اور مسلمانوں کی جان، عزت و ناموس کا تحفظ کیا جاسکے۔

## ۱۲۔ تمہید و مقدمہ کے بنیاد کا مختصر خاکہ پیش کرنے کے بعد رکنیت سازی اور جماعت سازی کے لئے مندرج ذیل اصول اپنائے جائیں۔

(الف) کارکن اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے خود متعلقہ ناظم انتخابات سے رابطہ کر کے اپنی رکنیت فارم کسی بھی گروہ بندی کا شکار ہوئے بغیر آزاد فضا میں پرکریں اور رسید حاصل کریں۔

(ب) لائبنگ اور گروپ بندی کی ہر سطح پر حوصلہ شکنی کی جائے۔

(ج) جمعیۃ ایک دینی جماعت ہے، اس میں عبادت کی نیت سے خدمت انجام دیا جائے، خود احتسابی کے بعد ہی کوئی فرد سچ بول سکتا ہے اور گروہ بندی کرنے والوں کو ان کے عزائم کی طرف توجہ دلا سکتا ہے کیونکہ شفافیت کے لئے خود احتسابی اور سچی گواہی دینا بہت ضروری ہے، اس طرح ہم ایک نکھری اور صاف ستھری جماعت پانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

(د) جماعت میں جماعت سازی کے وقت دستوری شرائط کے تحت ہر ساتھی کو کسی عہدے (امیر یا ناظم عمومی) کے لئے تجویز کیا جاسکتا ہے لیکن وہ تجویز تب ہی موثر ہو سکتی ہے جب جمعیۃ کے اپنے حقیقی ساتھی تجویز کا ساتھ دیں، وقتی طور پر کامیابی حاصل کرنے کے لئے قوم اور غیر جماعتی لوگوں کی رکنیت سازی کر کے کسی کو جتوانے کا عمل بدترین خیانت ہے۔

(ر) ہمارا معاشرہ لادین فکر اور سامراجی و طاغوتی نظام کے جھکڑ میں ہے، اس عزم کے ساتھ یکم محرم الحرام ۱۴۳۵ھ ہجری کو میدان میں اتریں کہ پاکستان کے وجود میں آنے کا بنیاد اسلامی معاشرہ کا قیام اور قرآن و سنت کے مطابق مملکت کے تمام امور چلانا ہے، اسلام کے عادلانہ نظام کے ذریعے ہی معاشرے کو سکون، امن، عزت اور وقار کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی سطح پر بام عروج تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ انتہائی لمحہ فکریہ ہے کہ اس وقت ہمارے ملک کے اندر مغربی

معاشرہ کو یہودی و نصرانی منصوبہ بندی کے تحت بزور و رغبت اسلامی معاشرے کے متبادل کے طور پر جگہ دینے کی کوشش ہو رہی ہے، مذہب کو سٹیٹ سے الگ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ دستور پاکستان کو اسلامی کی بجائے سیکولر قرار دینے کے لئے سخت محنت کی جا رہی ہے۔ ان حالات میں ساتھیوں کو کھلی آنکھوں کے ساتھ جمعیت کی تنظیم نو میں حصہ لینے کی ضرورت ہے۔

(س) جمعیت کو اپنے نصب العین کے حصول میں تب کامیابی حاصل ہوگی جب وہ اپنی منزل کے لئے سفر تیز کرے اور کسی بھی معاملے میں صرف اور صرف اہلیت کو مد نظر رکھا جائے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچایا کرو، جمعیت کا ہر رکن کسی نہ کسی سطح کی امانت کا امین ہے، اس لئے خیانت سے بچنے کی کوشش کی جائے کیونکہ امانت کی صحیح ادائیگی نہ کرنا نفاق کی علامت ہے۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نفاق کی علامتیں بتلاتے ہوئے ایک علامت یہ بھی بتلائی کہ جب امانت اس کے پاس ہو اور وہ اس میں خیانت کریں یعنی اہلیت کو نظر انداز کیا جائے تو بے اتفاقی پیدا ہوتی ہے۔ صحیح بخاری کتاب العلم کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔ "اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة" یعنی جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کی گئی ہے جو اس کام کے اہل و قابل نہیں تو (اب اس فساد کا کوئی علاج نہیں) قیامت کا انتظار کرو۔ ایک

اور حدیث میں رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو عام مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہو، اس نے کوئی عہدہ محض دوستی و تعلق کی بنا پر اہلیت معلوم کئے بغیر دے دیا اس پر اللہ کی لعنت ہے، نہ اس کا فرض قبول ہے اور نہ نفل، یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔ جمع الفوائد صفحہ 325 بحوالہ معارف القرآن جلد دوم صفحہ 447۔

(ص) عہدہ اور منصب کی خواہش رکھنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے کیونکہ عہدہ کا حرص مقصد سے دور کرتا ہے اور ذاتی مفاد میں محصور کرتا ہے جس سے پوری جماعت جو دو انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔ پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حکومت کا سوال نہ کرنا، نہ کہنے پر اگر تمہیں دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے، خدا اگر بغیر مانگے تمہیں دے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔ (مشفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم حکومت کے لیے جریں ہو جاؤ گے جو عنقریب قیامت میں علامت کا باعث ہوگی کیونکہ دو دھچلانے والی ابھی اللہ دو دھچکراتے ہوئے ہی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اللہ میرے چاکے بیٹوں سے دوامی کی کیم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ان میں سے ایک میں گزار چکا اور رسول اللہ مجھے اس میں سے بعض کا امیر بنا دیکھے میں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو طاری بنایا ہے۔ دوسرے نے ہی ای طرح کہا: آپ نے فرمایا: علی کیم ہم اس کو ہم کسی کو حکام نہیں بنایا کرتے جس کا سوال کرے اللہ کسی شخص کو جو اس کی پسند رکھے۔ دوسری روایت میں فرمایا: ہم اپنے امیر یا بعض کو مال نہیں بناتے جس کا اللہ اسے (مشفق علیہ)

۳۵۰۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا الْإِمَارَةَ فَإِنَّكُمْ إِذَا أُعْطِيتُمْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ دَخَلْتُمُ الْإِيمَانُ وَأُخْرِجْتُمْ عَنْ عِبَرِ مَسْئَلَةٍ أُخْرِجْتُمْ عَنْهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْضَرُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَسْكُونُونَ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوَيْحًا لِمَنْ رُجِعَتْ وَيُحْسِنُ الْفَاعِلَةُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۵۱۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا ذَكَرَكَ اللَّهُ وَقَالَ الْآخَرُ وَمَنْ ذَاكَ فَقَالَ أَنَا وَاللَّهُ لَا يُؤْتِي عَلَى هَذَا الْقَعْلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَزَنَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَسْتَعْمِلُوا عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(ض) ضلعی ناظم انتخابات محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی کے پندرہ دن تک یعنی ساڑھے تین ماہ میں ضلع کی رکنیت سازی کو مکمل بنانے کی کوشش کریں تاکہ ربیع الثانی کے بقیہ پندرہ یوم میں جانچ پڑتال، اراکین عمومی کے چناؤ اور نئے شمولیت کرنے والوں کی فہرست تیار ہو جائے اور ابتدائی یونٹ اور ضلع کے عمومی کے ارکان کی فہرست صوبائی ناظم انتخابات تک کم از کم اضلاع اور ابتدائی یونٹوں کے انتخابات سے 15 یوم قبل پہنچ سکے۔

(ط) رکنیت سازی کے دوران ضلعی ناظم انتخابات آئندہ کرام، خطباء عظام اور مہتممین و مدرسین حضرات سے خصوصی روابط قائم کر کے جماعت کا پیغام پہنچائیں نیز علوم عصری کے ساتھی جو حصول تعلیم کے بعد مختلف ذرائع معاش و کاروبار سے منسلک ہیں اُن سے بھی خصوصی روابط قائم کیئے جائیں تاکہ ہماری تمام منتشر قوتیں یکجا ہو جائیں۔ اور نصب العین کو حاصل کرنے کیلئے جوش اور ولولہ پیدا ہو جائے۔

اللہ ہم سب کو اخلاص اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری پیاری جماعت کے نصب العین کو حاصل کرنے میں مدد فرمائے۔ آمین

اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو

خیر اندیش

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

مرکزی ناظم انتخابات

و مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری

جمعیت علماء اسلام پاکستان